ڈنمارک کے ریڈیو چینل Radio 24 syv کو انٹرویو

ڈنمارک کے ریڈیو چینل Radio 24 syv کی نمائندہ جرنلسٹ رشی رشید صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ اپنے آپ کو احمدیہ جماعت کیوں کہتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات کو بھول جائیں گے اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود تو ہوگا لیکن اس پر عمل نہ ہوگا۔ اور قرآن کریم کی غلط تشریحات کی جائیں گی۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح اور مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح اور مہدی کے آنے کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔

دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں۔ مسیح تو آسمان پر بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں آئیں گے اور مہدیؑ ابھی تک مبعوث نہیں ہوئے۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدیؑ ایک ہی وجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح اور مہدیؑ کو ایک ہی وجود قرار دیا ہے۔

ہم کہتے ہیں کوئی بھی شخص جو اس دنیا میں آتا ہے وہ ہزاروں سال زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک شخص اپنی طبعی عمر پا کر وفات پاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر اتنا لمبا عرصہ کوئی زندہ رہنے کا حقدار تھا تو وہ سب سے پیارا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور جس مسیح نے بھی آنا تھا آپ کا مثیل بن کر آنا تھا۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی پیشگوئی تھی کہ جو مسیح و مہدی آئے گا وہ اپنی جماعت بھی بنائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ جس طرح یہودیوں کے مختلف فرقے بنے تھے اسی طرح اسلام میں بھی مختلف فرقے بنیں گے اور ان میں سے ایک فرقہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا ہوگا اور وہ جماعت ہوگا۔ پس اسی وجہ سے ہم اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا: جب میں یہاں کسی پروگرام میں سنی اور شیعہ امام اور سکالرز کو بلاتی ہوں اور جب یہ کہتی ہوں کہ ہم اپنے اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو بھی بلانا چاہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ لوگ آپ کو اپنی طرح کا مسلمان نہیں سمجھتے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ (اور یہ زمانہ 300 سال تک ممتد رہے گا) اس کے بعد پھر پہلے سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی (اور یہ اندھیرا زمانہ ایک ہزار سال تک ممتد ہوگا) پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔

اس پیشگوئی کے مطابق تیرہویں صدی کے آخر پر یا چودہویں صدی کے شروع میں آنے والے مسیح و مہدیؑ نے مبعوث ہونا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آچکا ہے جبکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں آیا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ آنے والے کا درجہ نبی کا ہے۔ وہ نبی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اُسے چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آیا ہے اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ قرآن وہی ہے اور اسلامی تعلیمات وہی ہیں، کوئی نئی تعلیمات نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے وہ ظلّی طور پر نبی ہے۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ وہ کسی لحاظ سے بھی نبی نہیں ہے۔ پس ہم میں اور ان میں یہ اختلاف ہے۔

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو یہ خدا تعالیٰ کی صفات اور اُس کے اختیار کو ختم کرنے والی بات ہے اور کوئی آدمی یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ ایسی حرکت کرے۔ چنانچہ یہ وجہ ہے کہ دوسرے ہمیں مسلمان کے طور پر قبول نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی ہیں اور آپؑ کو نبی کا یہ ٹائٹل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے اور آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع اور غلامی میں نبی کے مقام پر فائز ہیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ تو یہی ہے کہ ایک خدا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ یہ نہ کہیں کہ

ہم مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی ہیں اور آپؑ کو نبی کا یہ ٹائٹل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے اور آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع اور غلامی میں نبی کے مقام پر فائز ہیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ تو یہی ہے کہ ایک خدا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ یہ نہ کہیں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ یہ کہیں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ اس کلمہ میں یہ ذکر نہیں کہ وہ آخری نبی ہیں۔ باقی جہاں تک آخری ہونے کی بات ہے قرآن کریم آپ کو ''خاتم النبیین'' کہتا ہے اور ہم اس کے دوسروں سے مختلف یہ معنے کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کی مُہر ہیں۔ ہم اس کو مہر کے معنوں میں لیتے ہیں۔ یعنی آپؐ کی مہر کے بغیر اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آپؐ کی مُہر کے ساتھ آسکتا ہے۔ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں ہے اور شریعت لانے والے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

دوسرے لوگ خاتم النبیین کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپؐ نے مہر لگا کر نبی کا ٹائٹل ہی Seal کر دیا ہے۔ یعنی اب نبی کے آنے کا دروازہ بند ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ وہ ان آیات کی ایسی تشریح کر لے جو خدا تعالیٰ کی صفات کو محدود کر دے اور اُس کے حق اور اختیار کو روک دے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے تو آپ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ آپ کے پاس مسجد بھی ہے اور آپ ایک ہی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ کو دوسرے مسلمان نہیں سمجھتے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس طرح یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قبول نہیں کیا تھا باوجود اس کے کہ تورات میں آپؑ کے آنے کے بارہ میں تمام پیشگوئیاں موجود تھیں۔ اسی طرح اس آخری زمانہ میں آنے والے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ میں بھی مسلمانوں کی طرف سے روکیں ڈالی جائیں گی اور باوجود نشانات پورے ہونے کے مخالفین قبول نہیں کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: باوجود ان سب روکوں کے ہم اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم پھیلا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب آپ دیکھیں کہ 1889ء میں ایک شخص نے قادیان جیسے ایک چھوٹے سے گاؤں میں مسیح و مہدیؑ ہونے کا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ میں وہی موعود مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی اور یہ اعلان کرنے کے وقت وہ اکیلا تھا۔ پھر لوگ اس کے ساتھ ملنے شروع ہوئے اور جب 1908ء میں اُس کی وفات ہوئی تو اس کی کمیونٹی کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ چکی تھی اور اس کو قبول کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد انڈیا اور موجودہ پاکستان میں سے تھی۔ پھر اس کے بعد عرب ممالک میں سے بھی لوگوں نے آپؑ کو قبول کیا اور آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے، انڈونیشیا سے ہزاروں لوگ اس کمیونٹی میں شامل ہوئے، ملائشیا سے بڑی تعداد شامل ہوئی۔ عرب دنیا سے بھی لوگ آہستہ آہستہ شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ان سب شامل ہونے والوں کو علم تھا کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں پھیلا رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا صحیح مقام نہیں دے رہے اور ہم خاتم النبیین کے غلط معنی کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کی صحیح تشریح نہیں کر رہے تو پھر مسلمانوں سے یہ لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ساتھ کیوں شامل ہو رہے ہیں۔ تو اس طرح ہماری جماعت کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کمیونٹیز اسی طرح ترقی کرتی ہیں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم کامیاب ہوں گے۔ ہم فتحیاب ہوں گے۔ اب بتائیں کہ کیا یہودیوں نے عیسائیت کو قبول کیا تھا۔ تین سو سال لگے تھے اس کے بعد جا کر عیسائیت پھیلی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح و مہدی علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد میری جماعت میں شامل ہو چکی ہوگی۔

اس پر صحافی نے **عرض کیا کہ آپ** بڑے **مضبوط اور طاقتور ہیں اور ابھی مزید دو سو سال کا عرصہ باقی ہے۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک سو پچیس سال گزر چکے ہیں اور ہم اس وقت ملینز میں ہیں۔ ایک آدمی نے پنجاب انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان سے دعویٰ کیا تھا اور وہ اس وقت اکیلا تھا اور اب ملینز میں ہے۔ کیا یہ

خدا تعالیٰ کا کام نہیں ہے۔ یہ سب کچھ کس طرح ہوگیا۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور یہاں ڈنمارک آئے ہیں اور آپ کی کمیونٹی یہاں مسجد کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر بعض پروگرام کررہی ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کے حوالہ سے میرا یہاں آنے کا پلان نہیں تھا۔ اگرچہ مجھے علم تھا کہ مسجد کی تعمیر پر پچاس سال مکمل ہوئے ہیں لیکن میرے یہاں آنے کی یہ وجہ نہیں ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کل Hilton ہوٹل میں جو Reception کی تقریب ہوئی ہے اس میں منسٹر، پارلیمنٹ کے ممبران، ایمبیسڈر، رشیا اور امریکہ کے** فرسٹ سیکرٹریز اور بعض دوسرے لوگ آئے تھے۔ **150 کے قریب مہمان تھے لیکن ان مہمانوں میں میرے علاوہ کوئی دوسرے پاکستانی لوگ نہیں تھے۔ ایسا کیوں تھا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: یہاں کی لوکل انتظامیہ اس کا بہتر جواب دے سکتی ہے۔ ہم نے پاکستانی ایمبیسڈر کو بلایا تھا اور ساتھ ایمبیسی کے لوگوں کو بلایا تھا۔ ایمبیسڈر کے بارہ میں پتہ چلا کہ وہ عمرہ کے لئے جا رہے ہیں اور دوسروں کے بارہ میں علم نہیں ہے کہ وہ کس وجہ سے نہیں آسکے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہمارا نارمل طریق ہے کہ جب ہم ہر سال لندن میں سمپوزیم کا انعقاد کرتے ہیں تو اس میں بہت سارے پاکستانی کمیونٹی کے مہمان شامل ہوتے ہیں اور انڈین origin کے لوگ آتے ہیں۔ اب یہاں معلوم نہیں کہ پاکستانیوں کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں یا تو تعلقات اتنے اچھے نہیں یا پھر وہ ہمارے پروگرام میں آنا نہیں چاہتے۔ لیکن مجھے اس بارہ میں معلوم نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کا حقیقی پیغام یہاں کے لوکل ڈینش لوگوں میں پہنچانا چاہتے تھے۔ میرا خیال ہے اس وجہ سے شاید انہوں نے لوکل ڈینش لوگوں کو زیادہ دعوت دی ہے۔ یہاں تک کہ ہماری اپنی کمیونٹی کے ممبران بھی بہت کم تھے۔ شاید دس پندرہ کی تعداد میں موجود تھے۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا: مَیں نے آپ کی** جماعت کے بارہ میں مطالعہ کیا ہے۔ آپ کی جماعت دنیا **بھر میں ''مشنری ورک'' کر رہی ہے۔ تو کیا آپ نے ''مشنری ورک'' کے حوالہ سے کچھ عیسائیت سے لیا ہے اور یہ اصطلاح استعمال کی ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر اس کے لئے انگریزی زبان میں کوئی دوسرا موزوں لفظ ہے تو ہم اسے اختیار کر سکتے ہیں۔ ہمارا کام ہی تبلیغی کام ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ میرے آنے کے دو مقاصد ہیں۔ ایک یہ کہ ہر شخص اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے، خدا کے قریب ہو اور دوسرا یہ کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آئے۔

ان دونوں باتوں پر عمل کر کے ہی ہم دنیا میں امن، رواداری، بھائی چارہ اور باہمی محبت و پیار کا ماحول قائم کر سکتے ہیں۔ پس ہم دنیا میں یہ پیغام پہنچارہے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اور یہ بھی بتارہے ہیں کہ تم کس طرح خدا تعالیٰ کے قریب ہو سکتے ہو۔ اس کا سب سے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرو۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جن کا پیغام ہم پہنچا رہے ہیں۔ تو جب ہم کہتے ہیں کہ ہم مشنری ورک (Missionary Work) کر رہے ہیں۔ تو ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اپنے ساتھ شامل ہونے والوں کو کوئی مختلف طرز کی تعلیمات دے رہے ہیں۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ آپ کا عمل ہے اور آپ کے ارشادات ہیں۔ پس اگر تم اس دنیا میں اور آخرت میں اپنی زندگی کو بچانا چاہتے ہو تو ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمارے ساتھ مل جاؤ۔

❁...... **جرنلسٹ نے عرض کیا کہ احمدی مسلمانوں میں یہ نعرہ ہے ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' تو وہ اس میں لفظ اعتماد کا اضافہ کیوں نہیں کرتے کیونکہ نفرت اور محبت متضاد ہیں۔ جبکہ اعتماد ایک ایسی چیز ہے جس پر** درمیان میں ملا جاسکتا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ ایک ایسا نعرہ ہے جو قرآن کریم سے لیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد قرآن کریم پر ہے۔ ایک دوسرے سے محبت کرو اور ایک دوسرے کا احترام کرو۔ ہر ایک سے انصاف کرو۔ اپنے دشمن سے بھی عدل و انصاف سے پیش آؤ۔ جو اپنے لئے اچھا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر جگہ، ہر موقع پر محبت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ آپ اپنے بچے سے مختلف طریق سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دوست سے مختلف انداز میں محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی بہن اور بھائی سے مختلف طریق پر محبت کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ سے ان کے ایک بیٹے نے پوچھا کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا ہاں میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر بچے نے پوچھا کیا آپ خدا سے محبت کرتے ہیں؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا ہاں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر بچے نے کہا کہ یہ دونوں محبتیں ایک جگہ کیسے جمع ہوسکتی ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ جب اللہ کی محبت سامنے آئے گی تو میں تمہاری محبت کو چھوڑ دوں گا اور صرف خدا سے محبت کروں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ محبت کے مختلف مدارج ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ دشمنوں سے محبت ان کے لئے ہمدردی رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے لئے چاہو، اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تم یہ چاہو کہ تم سے ہمدردی کی جائے تو پھر دوسروں کے لئے بھی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں رکھو۔

پس ہمارے اس سلوگن ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیمات پر ہے۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** میں ایک عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ اگر ہم نے عدل و انصاف سے کام نہ لیا اور بڑی طاقتوں نے غریب ممالک کے حقوق نہ دیئے اور غریب ممالک کی دولت لُوٹنی بند نہ کی تو پھر آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ جنگ آپ کے دروازے پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کتاب Pathway to Peace پڑھیں۔ اس میں ایڈریسز کے علاوہ وہ خطوط بھی ہیں جو بڑی طاقتوں کے سربراہان کے نام لکھے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے لاس اینجلیز (امریکہ) میں سیاستدانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے ایڈریس کیا تھا اور بتایا تھا کہ عدل وانصاف سے کام لیں اور احتیاط کریں ورنہ ہم تیسری عالمی جنگ کو روک نہیں سکتے۔ تو اس پر ایک سیاستدان نے میرے بارہ میں ہمارے ممبرز سے کہا تھا کہ بڑے pessimistic ہیں۔ اب اُس نے ہمارے آدمیوں کو پیغام دیا ہے کہ خلیفہ نے یہاں جو کہا تھا سچ کہا تھا۔ اب ہم ان حالات کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو قومیں اپنے پیدا کرنے والے کی طرف نہیں جھکیں گی اور اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا نہیں کریں گی اور لوگوں سے عدل و انصاف نہیں کریں گی اور لوگوں کے حقوق ادا نہیں کریں گی تو وہ سب خدا کی گرفت میں آئیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے 1932ء میں اکنامک کرائسز آیا تھا۔ اب 2008ء میں اکنامک کرائسز آیا ہے۔ کروڑ ہا لوگ بے روزگار ہوئے ہیں۔ اس اکنامک کرائسز کے بعد دہشتگردی بڑھی ہے۔ اس کا فائدہ دہشتگرد تنظیموں نے اٹھایا ہے اور حالات فساد کی طرف بڑھے ہیں۔ اور اس کرائسز کے نتیجہ میں دنیا کا امن برباد ہوا ہے۔ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو جنگ کی طرف لے جارہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر تیسری عالمی جنگ سے بچنا ہے تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹو اور اُس کے حقوق ادا کرو اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ ایک دوسرے سے ہمدردی اور احترام سے پیش آؤ۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو پھر بچوگے نہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے احترام میں ان سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے احترام میں ہاتھ ملانے سے منع کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف ممالک کی اقوام، قبائل اپنی اپنی روایات کی اتباع کرتے ہیں۔ ہندو ملتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہیں، جاپانی ملتے ہوئے اپنا سَر جھکاتے ہیں۔ افریقہ میں بعض قبائل کے بادشاہ ایسے ہیں کہ وہ ساتھ مل کر کھانا نہیں کھاتے خواہ کسی ملک کا صدر ہی ساتھ کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اپنا کھانا علیحدہ تنہائی میں ہی کھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میں کسی دوسرے سے کہیں زیادہ عورتوں کا عزت و احترام کرتا ہوں۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا: یہاں نمازوں میں، پروگراموں میں خواتین علیحدہ کیوں بیٹھتی ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ''الحیاء من الایمان'' حیا ایمان کا حصّہ ہے۔ پہلے اسی طرح ہوتا تھا جب مسجد میں علیحدہ جگہ نہیں ہوتی تھی تو مرد آگے نماز پڑھتے تھے اور خواتین ان کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں۔ پھر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ مسجد کے ایک ہی ہال میں ایک حصّہ میں مرد نماز پڑھتے ہیں اور درمیان میں سکرین لگا کر دوسری طرف خواتین نماز پڑھتی ہیں۔ اب جہاں علیحدہ علیحدہ ہال ہیں وہاں دونوں کی جگہ علیحدہ علیحدہ ہے۔

اب یہاں اس مسجد میں عورتوں کا ہال نیچے بلڈنگ میں ہے اور مسجد کے نیچے ہے۔ اس وقت مَرد زیادہ ہیں اس لئے نچلے والا ہال بھی مردوں کو دیا ہوا ہے۔ یہ over flow کی وجہ سے ہے اور خواتین مسجد سے بالمقابل دوسری بلڈنگ میں ایک بڑا ہال دیا ہوا ہے۔ اگر مَرد اور زیادہ ہو جائیں تو وہ پھر مارکی میں نماز پڑھتے ہیں اور عورتیں ہال ہی میں پڑھتی ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ عورتوں کے ایک گروپ نے ایک مسجد بنائی ہے اور اس کا نام ''مریم مسجد'' رکھا ہے اور وہاں تین عورتیں امام ہیں۔ کیا یہ آپ**

کے نزدیک قابل قبول ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: youtube یا WhatsApp پر یہ ویڈیو موجود ہے جہاں عورت امامت کروا رہی ہے اور مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: کیا آپ اپنا مذہب بنائیں گے یا آپ اگر مسلمان ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلیں گے۔ جو کچھ بھی قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے ہم اس کی اتباع کریں گے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھایا ہم اس کی اتباع کریں گے۔ جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں یہ صرف اس زمانہ میں پبلک کو خوش کرنے کے لئے ہے اور جو غیر مسلموں کی طرف سے اعتراضات ہوتے ہیں ان سے بچنے کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شریعت کے ہر معاملہ میں شریعت کی اتباع ضروری ہے اور نماز کی ادائیگی کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کر کے دکھایا اور جو ارشادات فرمائے ان کی پابندی لازمی ہے۔ اگر کوئی سچا اور حقیقی مسلمان ہے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کی ہی اتباع کرے گا۔

یہ انٹرویو گیارہ بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔